جملہ حقوق محفوظ ہیں

1076 (2)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ما اٰتٰکم الرسول فخذوہ وما نھٰکم عنہ فانتھوا

ترجمہ: جو دے تم کو رسول سو لے لو اور جس سے منع کرے سو چھوڑ دو

مبادی الاثار

فی

اصول الاخبار

مرتبہ

محمد اسلم غفرلہ کوردھی علاقہ سون سکیسر

ضلع سرگودھا

اہتمام مولوی غلام یٰسین حنفی عفی عنہ خطیب جامع مسجد نیم والی اندرون لوہاری گیٹ لاہور

طبع اول

تعداد پانچ صد

PUNJAB UNIVERSITY LIBRARY ENTERED

حدیث مدلس

اس کی تین قسمیں ہیں۔ جو تدلیس کی مندرجہ ذیل تین قسموں میں سے کسی ایک مبنی ہوتی ہیں۔ یعنی تدلیس الاسناد۔ تدلیس الشیوخ۔ تدلیس التسویہ

تدلیس الاسناد کی تعریف یہ ہے کہ

هو ما يروي عمن عاصره ما لم يسمعه منه موهما سماعه منه

وہ حدیث ہے کہ راوی ایسے ہم عصر سے روایت کرے جس سے روایت نہیں سنی ہو لیکن الفاظ محتمل سماع ہوں۔

تدلیس الشیوخ کی تعریف یہ ہے کہ

هو ان يسمي شيخه او يكنيه او ينسبه او يصفه بما لا يعرف به

وہ حدیث ہے کہ راوی غیر معروف نام یا کنیت یا نسبت یا صفت سے اپنے شیخ کا ذکر کرے۔

تدلیس التسویہ کی تعریف یہ ہے کہ

هو ان يروي عن شيخه الثقة او اسقط شيخ الشيخ او اعلى منه لضعيف ويدلس من هو فوق ثقة۔ تحسيناً للحديث۔ هذا شر الاقسام۔ تدريب ص

سلسلہ اسناد کے کسی ضعیف شیخ کو حذف کرکے نیچے کے ثقہ راوی سے اوپر کے ثقہ راوی سے روایت کرے یہ بدترین قسم ہے تدلیس کی

(حدیث شاذ)

هو ما خالف الثقة من هو اوثق منه۔ نخبة الفكر

شاذ وہ حدیث ہے کہ ایک ثقہ راوی اپنے سے زیادہ با وثوق کے مخالف روایت کرے۔

Marfat.com

حدیثِ معلّل

هو ما اطلع الناقد الماهر فیه علی سبب خفی تاوح مع سلامة ظاهرہ وجود جمیع الشروط للصحة تدریب ص۸۹

معلل وہ حدیث ہے جو بظاہر صحیح ہو اور صحت کے تمام صفات کے باوجود اس میں کوئی ماہر اور ناقد فن صحت کے خافی کسی پوشیدہ سبب کو پالے۔

حدیث معنعن

هو قول الراوی عن فلان عن فلان الی آخرہ۔ تدریب ص۷۳

راوی لفظ "عن" سے اسناد کے سلسلہ کو ذکر کرے۔

بعض محدثینؒ کے نزدیک معنعن حدیث از قبیل مرسل یا منقطع ہے۔ لیکن جمہور کا مذہب یہ ہے کہ معنعن حدیث باعتبار اسناد کے متصل ہے امام مسلم کے نزدیک راوی اور مروی عنہ کا ہم عصر ہونا کافی ہے۔ امام بخاری اور علی بن مدینی کے نزدیک صرف معاصرت و ہم عنصر کافی نہیں بلکہ تعاصر و لقاء بھی ضروری ہے۔

محدث ابن الصلاحؒ فرماتے ہیں۔

وقد قیل ان القول الذی رحکاہ مسلم ھو الذی علیہ ائمة ھذا الحلم علی بن المدینی والبخاری وغیرھما مقدمہ مع الشرح الدین

بعض کا قول ہے کہ جس کو امام مسلم نے (مقدمہ صحیح مسلم) رد کیا ہے۔ یہ مسلک علی بن مدینی اور بخاری اور ان کے علاوہ محدثین کا ہے۔

حدیثِ مضطرب

هو ما یروی علی اوجہ مختلفة تارة فی الاسناد و تارة فی المتن

وہ اس حدیث کا نام ہے جو مختلف صورتوں سے مروی ہو کبھی

تدریب ص۹۳

اختلاف اسناد میں ہوتا ہے اور کبھی متن میں ہوتا ہے۔

(حدیثِ متابع)

ھوان تکون الفاظہ ومعانیہ او معانیہ فقط ھو فقۃ الحدیث آخر فی الاول یستعمل لفظ "مثلہ" وفی الثانی لفظ "نحوہ"

متابع اُس حدیث کا نام جو کسی دوسری نسبتہً اعلیٰ درجہ کی حدیث کے الفاظ اور معانی یا فقط معانی میں موافق ہو اول صورت کے لئے "مثلہ" کا لفظ استعمال ہوتا ہے اور دوسری صورت کیلئے "نحوہ" کا لفظ۔

(مدرج حدیث)

ھوان یدرج فی حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلام بعض رواتہ تفصیلا لشرح ص۱۰۶

مدرج اس حدیث کا نام ہے جس میں کوئی راوی غیر کے کلام حدیث میں شامل کردے

(مقلوب حدیث)

المقلوب۔ ھو الذی وقع فی متنہ او فی سندہ تغییر بابدال لفظ او جملۃ او تقدیم او تاخیر۔ ظفر المانی ص۲۲۳

مقلوب وہ حدیث ہے کہ جس کے متن یا سند میں تبدیلی واقع ہو۔

(مسلسل حدیث)

المسلسل۔ ھو عبارۃ عن تتابع رجال الاسناد او ھذا لھو او ما شاکلہ علی نہج واحد

مسلسل اس حدیث کا نام ہے۔ کہ جس کے رجال یکے بادیگرے ایک نہج پر ذکر کئے جائیں۔

Marfat.com

قال حدثنی فلان قال حدثنی فلان
قال حدثنی فلان

حدیث موضوع

الموضوع - هو الحدیث الذی اختلق ونسب الیه صلعم - ظفر الامانی ص ۲۳۹

خود ساختہ معمولی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کیا جائے۔

(مرسل حدیث کے حجت ہونے میں اختلاف)

مختار مذہب کے مطابق صحابہؓ کی مراسیل مقبول اور صحیح ہیں۔

اما مرسل الصحابی فمحکوم لصحتہ علی المذهب الصحیح الذی قطع به الجمهور من اصحابنا وغیرهم۔ تدریب ص ۷۱

صحابہ کی مراسیل جمہور علماء کے نزدیک صحیح مذہب کے مطابق محکوم بالصحت ہیں

غیر صحابی کی مرسل میں اختلاف ہے۔ اور دس مختلف اقوال ہیں۔

علامہ سیوطیؒ نے تدریب ص ۶۹ پر اور فاضل لکھنوی نے ظفر الامانی ص ۱۹۷ پر ان اقوال کا ذکر کیا ہے۔

ان اقوال میں سے قوی ترین قول یہ ہے کہ ایسے ثقہ تابعین جو پوری احتیاط سے روایت کرتے ہیں۔ اُن کی مراسیل مقبول ہیں۔

ظفر ص ۱۹۷ حنفیہؒ کی طرف منسوب کیا جاتا ہے کہ وہ تمام مراسیل کو قبول کرتے ہیں۔ مگر یہ غلط ہے۔

امام ابن ہمامؒ نے حنفیہؒ کے مسلک کو چند شرطوں سے مقید کیا ہے اور وہ سات شرطیں ہیں۔

۱۔ راوی ثقہ ہو ۲۔ عدل ہو ۳۔ معاملات میں دیندار ہو ۴۔ ائمہ نقل میں سے کوئی امام ہو ۵۔ راوی کے صدق کو کذب سے ترجیح دیتا ہو

Marfat.com

اور خوب جانتا ہو ۶ جرح وتعدیل کی اہلیت رکھتا ہو ۷ مسند مرفوع کو قال یا دوسرے معروف الفاظ سے روایت کرتا ہو۔ التحریر ابن ہمامؒ

حدیث اور خبر کی ایک دوسری تقسیم

خبر کی دو قسمیں ہیں۔ خبر متواتر اور خبر واحد

خبر متواتر کی تعریف میں پانچ شرطوں کا پایا جانا ضروری ہے۔

۱ ہر درجہ اور طبقہ میں راوی بہت سارے۔ ابتدا سے انتہا تک بدستور ہوں

۲ ہر درجہ میں کثرت اس قدر ہو کہ عادۃً ان سب کا جھوٹ پر اتفاق کر لینا محال ہو۔

۳ ہر درجہ کے تمام راوی ثقہ اور صاحب عدالت ہوں۔

۴ تمام راوی کمال ضبط اور حافظہ کے مالک ہوں۔

۵ واقعہ کی انتہا سماعت یا مشاہدہ پر مبنی ہو۔

اس کی مثال حدیث من کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعدہ من النار ہے یہ حدیث ایسی ہے۔ جس میں یہ تمام شرطیں پائی جاتی ہیں۔

طبقہ کا مطلب اور حقیقت

حافظ ابن حجر فرماتے ہیں۔

الطبقۃ فی اصطلاح خصوصیۃ	طبقہ اس جماعت کا نام ہے۔ جو ہم عمر
من جماعۃ اشترکوا فی السن	ہوں۔ اور مشائخ کی ملاقات

ولقاء المشائخ وقد يكون الشخص الواحد من طبقتين

میں بھی شریک ہوں۔ مقدمہ فتح الباری

ہوتا ہے کہ ایک شخص دو طبقوں ہوتا ہے۔

تواتر کی قسمیں

تواتر کی دو قسمیں ہیں تواتر لفظی۔ تواتر معنوی

تواتر لفظی میں الفاظ اور معانی دونوں کا اتحاد ہوتا ہے۔ تواتر معنوی میں صرف حاصل شدہ حکم میں اتحاد ہوتا ہے۔ الفاظ اور پیرایۂ بیان میں اتحاد نہیں ہوتا۔ تدریب ص 191

خبر متواتر علم یقین کا فائدہ دیتی ہے۔

اس میں اختلاف ہے کہ علم بدیہی حاصل ہوتا ہے یا نظری اور اکتسابی صحیح یہ ہے کہ علم بدیہی حاصل ہوتا ہے۔

خبر واحد

خبر واحد وہ ہے جو متواتر کی طرح نہ ہو

خبر واحد کی قسمیں

خبر مشہور۔ خبر عزیز۔ خبر غریب۔

خبر مشہور وہ حدیث ہے جو محدثین میں عام شہرت رکھتی ہو جس کے راوی بہت ہوں لیکن متواتر سے کم۔

اس کی مثال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قنت شهرا

بعد ہو علی جماعۃ

مشہور کا ایک دوسرا استعمال بھی ہے محدثین کبھی اس حدیث کو مشہور کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ جو مشہور علی الالسنہ

Marfat.com

خواص وعوام ہوتی ہے اگرچہ بلحاظ اسناد غریب ہی کیوں نہ ہو۔ اس کی مثال انما الاعمال بالنیات ہے۔ اس کے ابتدائی راوی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یحییٰ بن سعید تک ہر درجہ میں صرف ایک ایک ہے۔ لیکن یحییٰ بن سعید کے بعد یہ شہرت پاگئی ہے۔ اور اسناد کثیر ہوگئے ہیں۔

خبر عزیز:۔ وہ حدیث ہے جس کو دو یا تین راوی روایت کریں۔ اس کی مثال عن ابی ہریرۃ رض ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لایؤمن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ و ولدہ الحدیث

اس حدیث کے راوی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے شیخین تک ہر درجہ میں دو دو ہیں۔ تدریب ص ۹۱

خبر غریب:۔ غریب وہ خبر یا حدیث ہے۔ جس کا راوی منفرد (اکیلا) ہو اس کی مثال حدیث انما الاعمال بالنیات ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت عمرؓ منفرد ہیں پھر ان سے علقمہ پھر علقمہ سے محمدؐ بن ابراہیم پھر محمدؐ بن ابراہیم سے یحییٰ بن سعید منفرد ہیں۔

یہ حدیث دراصل غریب ہے۔ لیکن عمومی شہرت پا جانے کی وجہ سے ——— مشہور کہلاتی ہے۔

غریب کی دو قسمیں ہیں۔ غریب مطلق۔ غریب نسبی۔

غریب مطلق غریب حدیث ہے۔ جس کے ابتداء سند میں صحابی کے بعد غرابت ہو۔

غریب مطلق کی مثال۔ عن عبید اللہ بن دینار عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن بیع الولاء وھبتہ۔ یہ حدیث غریب مطلق ہے۔ کیونکہ ابن عمرؓ سے سوائے عبد اللہ بن دینار کے اور کسی نے

Marfat.com

اس کو روایت نہیں کیا۔

غریب نسبی وہ حدیث ہے۔ جس میں اضافی غرابت ہو۔ یعنی اس حدیث میں کوئی راوی منفرد ہو۔ اس کی پھر دو قسمیں ہیں غریب باعتبار اسناد۔ غریب باعتبار متن۔ غریب باعتبار اسناد کی مثال عن ابی موسیٰ اشعری کی حدیث انکاف یا کل فی سبعۃ امعاء یہ حدیث عن ابی کریب عن ابی اسامہ عن بریدہ عن جدہ عن ابی موسیٰ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم اسناد کے لحاظ سے غریب ہے گو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث اور اسنادوں سے بھی مروی ہے۔

غریب باعتبار متن کی مثال ہر وہ حدیث ہے جس کو ایک حافظ معتمد علیہ راوی کسی لفظ کے اضافہ سے روایت کرے۔ جیسے راوی مالک عن نافع عن ابن عمر قال فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زکوٰۃ الفطر من رمضان علی کل حر او عبد ذکر او انثی من المسلمین الحدیث من المسلمین کی زیادتی کو صرف امام مالک نافع سے روایت کرتے ہیں یہ حدیث باعتبار اس اسناد کے غریب ہے۔ کیونکہ نافع سے عبید اللہ بن عمر اور ایوب وغیرہ سب روایت کرتے ہیں۔ لیکن مالک بن انس کے بغیر نافع سے من المسلمین کی زیادتی کو کوئی روایت نہیں کرتے۔

صحت حدیث کے منافی اسباب

حدیث صحیح کے لیے دو چیزوں کا پایا جانا نہایت ضروری ہے ایک ہر راوی کا صاحب ضبط اور اس میں عدالت کا ہونا۔ دوسرا سند میں اتصال کا ضبط کا مطلب یہ ہے کہ راوی سنیدہ مغز ہو اور

Marfat.com

بدرجہ اتم قوی ہو۔

عدالت کا مطلب یہ ہے کہ راوی متقی یا وقار اور پرہیزگار ہو۔
ضبط کے منافی پانچ امر ہیں۔ ۱ انتہائی غفلت ۲ زیادہ غفلت ۳
ثقہ راویوں کے خلاف کمی یا بیشی سے روایت کرنا ۴ وہمی ہونا۔ ۵ حافظہ کا
کمزور ہونا۔

عدالت کے منافی بھی پانچ امر ہیں۔
۱ جھوٹا ہونا راوی کا۔ ۲ جھوٹ سے تہمت ناک ہونا۔ ۳ فاسق و فاجر ہونا
۴ محدثین میں کسی راوی کا غیر معروف اور مجہول ہونا۔ ۵ مبتدع ہونا۔
ان اسباب کی بنا پر مندرجہ ذیل حدیث کی قسمیں حاصل ہوتی ہیں۔
۱ حدیث موضوع جس کی سند میں کوئی جھوٹا راوی ہو۔
۲ حدیث متروک۔ جس کی سند میں کوئی متہم بالکذب راوی ہو۔
۳ حدیث منکر جس کی سند میں کوئی فحش غلطی کرنے والا راوی ہو۔
۴ حدیث شاذ جس کی سند میں کوئی ایسا راوی ہو جو ثقہ راویوں کے
مخالف روایت کرے۔
۵ حدیث معلل جو بظاہر صحیح ہونے کے باوجود اس میں کوئی خفیہ
علت اور سبب منافی صحت کے موجود ہو۔
۶ حدیث مدرج جس میں غیر کے کلام کو حدیث کے متن میں درج کر دیا گیا ہو۔
۷ حدیث مقلوب جس کے اپنے اصلی اسناد کو چھوڑ کر غلط اور غیر واقعی اسناد سے
روایت کی جائے۔
۸ حدیث مضطرب جو مختلف طرح سے مروی ہو اور ہر صورت دوسری
صورت کے مساوی ہو اور کسی ایک صورت کو وجوہات ترجیح سے راجح نہ قرار

Marfat.com

دیا جا سکے۔

اضطراب کبھی متن میں ہوتا ہے اور کبھی اضطراب اسناد میں۔

۹۔ حدیث مصحف جس میں لفظوں کی تبدیلی واقع ہو۔

۱۰۔ حدیث محرف جس میں حدیث کے صحیح مطلب کو یا تو بگاڑ دیا گیا ہو۔

اتصال کا فقدان

صحت کے دوسرے سبب یعنے اتصال کے فقدان سے مندرجہ ذیل قسمیں حدیث حاصل ہوتی ہیں۔ اگر ایک راوی کا سقوط ابتدائے سند سے ہو۔ تو حدیث کا نام معلق ہے۔

اگر تابعی کے بعد ایک راوی کا سقوط ہو تو حدیث کا نام مرسل ہے۔

اگر دو راوی یا دو سے زیادہ کا لگاتار سقوط ہو۔ تو حدیث کا نام معضل ہے

اگر اتنے راویوں کا سقوط علی سبیل التوالی نہ ہو بلکہ مختلف جگہوں پر ساقط ہوں تو حدیث کا نام منقطع ہے۔

حدیث مقبول کی قسمیں

حدیث کی باعتبار قبولیت کے یہ قسمیں ہیں۔ صحیح لذاتہ۔ صحیح لغیرہ

حسن لذاتہ۔ حسن لغیرہ

اگر حدیث کی صحت کے تمام صفات بدرجہ اتم پائے جائیں۔ تو وہ حدیث صحیح لذاتہ ہے۔

اگر مذکورہ بالا کمزوری کو تعدد اسانید سے دور کیا جا سکتا ہے تو وہ حدیث صحیح لغیرہ ہے۔

اگر مذکورہ بالا کمزوری کو تعدد اسانید سے دور کیا جا سکتا ہے

Marfat.com

حدیث حسن لذاتہ ہے۔

اگر ایسی حدیث ہو جس میں صحیح کے تمام شرائط کا یا بعض کا فقدان ہو۔ لیکن متعدد اسانید سے مروی ہونے کی وجہ سے وہ ضعف دور ہو سکتا ہے۔ تو وہ حدیث حسن لغیرہ ہے۔

ضروری تنبیہ

حسن لذاتہ میں صحیح کی جس صفت کی کمزوری مراد ہوتی ہے وہ صرف حافظہ کی کمزوری ہے لیکن باقی صفات کا بدستور پایا جانا ضروری ہے۔ ورنہ ایسی حدیث حسن کے درجہ میں شمار نہ ہوگی۔

ہر ایک کی مثالیں

حدیث انما الاعمال بالنیات الخ صحیح لذاتہ ہے۔

حدیث لولا ان شق علی امتی الحدیث صحیح لغیرہ ہے۔ اگر اس کے ایک راوی محمد بن عمرو حافظہ اور اتقان میں کمزور نہ ہوتا تو یہ حدیث صحیح لذاتہ میں شمار ہوتی۔ لیکن یہ کمزوری دوسری اسانید سے دور کی جا سکتی ہے۔ تو حسن لذاتہ سے ترقی کر کے صحیح لغیرہ شمار میں شمار ہو گی۔

حسن لذاتہ کی مثال: وہی حدیث دوسری اسنید کے بغیر لحاظ کے لئے حسن لذاتہ ہے۔

حسن لغیرہ کی مثال: عن البراء بن عازب مرفوعاً ان حقاً علی المسلمین ان یغتسلوا یوم الجمعۃ الحدیث یہ حدیث ایک راوی ہشیم جو مدلس ہے اس کی وجہ سے ضعیف ہے۔ لیکن اس کی ایک متابع اور چند شاہد احادیث سے تائید ہو جاتی ہے تو یہ حدیث حسن لغیرہ شمار ہو گی۔

صحیح لذاتہ - صحیح لغیرہ - حسن لذاتہ تینوں بالاتفاق احکام میں حجت ہیں۔

Marfat.com

اور حسن لغیرہ بھی ان کے ساتھ ملحق ہے اور احکام میں حجت
اسانید کے مجموعہ سے حدیث میں قوۃ پیدا ہو جاتی ہے۔

امام شعرانیؒ فرماتے ہیں۔

فقد احتج جمہور المحدثین بالحدیث — جمہور محدثین ایسی ضعیف حدیث سے
من الضعیف اذا کثرت طرقہ — احتجاج کرتے ہیں۔ جس کے طرق متعدد
والضعف بالصحیح تارۃ وبالحسن — ہوں کبھی اس کو صحیح کے ساتھ ملا کر کرتے
آخری المیزان ص ۶۸ ج ۱ — ہیں اور کبھی حسن کے ساتھ

ایسی ضعیف حدیث جو حسن لغیرہ کے درجہ میں شمار نہیں ہو سکتی فضائل اعمال میں حجت ہو سکتی ہے۔

مندرجہ ذیل آئمہ کا یہی مسلک ہے۔

امام احمد ابن حنبل۔ سفیان ابن عیینہ۔ امام نووی۔ عز بن عبدالسلام۔ ابن دقیق العید۔ ابن سید الناس۔ حافظ ابن حجر۔ امام حافظ ابن ہمام۔ حافظ سیوطی۔ حافظ سخاوی۔ ملا علی القاری۔
ظفر الامانی ص ۹۹ و ص ۱۰۰

مگر حجت ہونے کے لئے چند شرائط ہیں۔ ۱۔ ایسی ضعیف حدیث جس کے متعدد ضعاف اسانید ہوں۔ ضعف کا سبب کذب یا تہمت بالکذب نہ ہو۔
۲۔ کسی عام اور کلی شرعی قاعدہ کے تحت داخل ہو۔ ۳۔ جو حکم اس سے ثابت ہو وہ احتیاط اور استحباب کے درجہ کا ہو نہ سنیت کے درجہ کا۔

ان شرائط کو حافظ سخاوی نے "القول البدیع" میں ذکر کیا ظفر الامانی میں اس مسئلہ پر تفصیلی بحث ہے جو بہت مفید ہے۔ حافظ سیوطی نے بھی تدریب میں ذکر کیا ہے۔

Marfat.com

چند ضروری فوائد

تحدیث اور اخبار وغیرہ میں فرق

تحدیث میں سماع من الشیخ ملحوظ ہے - قراۃ میں سماع الشیخ من الطالب ملحوظ ہے۔

حدثنی:- منفرد طالب کی علامت ہے -

حدثنا:- سامعین کی جماعت پر دلالت کرتا ہے۔

اخبرنی:- انفراد پر دلالت کرتا ہے -

اخبرنا:- ایک جماعت پر دلالت کرتا ہے -

جو حضرات قراۃ سماعت من الطالب کے وقت شیخ کے سماع میں شریک تھے انبانی و انبانا - ذکری - ذکرنا - حسب ترتیب انفراد اور اشتراک پر دلالت کرتے ہیں - اور علماء تحدیث پر بھی دلالت کرتے ہیں -

تحدیث اور اخبار کا فرق

امام الائمہ ابو حنیفہؒ اور ابن ابی ذئب کے نزدیک قراۃ علی الشیخ کو سماع من الشیخ سے فوقیت ہے -

امام مالکؒ امام المدینہ سے بھی ایک روایت یہی ہے - لیکن بعض محدثینؒ کے نزدیک دونوں ہم مرتبہ ہیں - بعض حضرات نے اس مذہب کو علماء حجاز و کوفہ - امام بخاری اور علماء مشرق کی جانب منسوب فرمایا ہے محدث ابن صلاح نے سماعت کو قراۃ پر فوقیت و ترجیح دی ہے -

محدث مدید سے علماء ہند کے ہاں قراۃ علی الشیخ ہی مروج ہے سماع من الشیخ نادر ہے۔

Marfat.com

لیکن باوجود اس کے کوئی نقصان محسوس نہیں کیا جاتا
ابو حنیفہؒ کے مذہب کی تائید کرتا ہے۔

کتب حدیث میں دوران اسناد حدثنی (مجھ سے) اور حدثنا (ہم سے) اور (نا) سے لکھتے ہیں۔ اور اخبرنا (انا) سے لکھتے ہیں۔ لیکن پڑھنے میں پڑھے جاتے ہیں۔

قرأۃ علی الشیخ کی قسمیں

روایت کرتے وقت بعض قراۃ علیہ کے الفاظ کا اضافہ کرتے ہیں اور بعض قراۃ علیہ وانا اسمع کے الفاظ ذکر کرتے ہیں۔ دونوں میں فرق ہے قراۃ علیہ کا اضافہ یہ بتلاتا ہے۔ کہ راوی خود قاری ہے۔ اور قراۃ علیہ وانا اسمع کا اشارہ اس جانب ہوتا ہے کہ قاری دوسرا شخص ہے میں سامع تھا۔

(فائدہ)

صحابی کی تعریف

صحابی کی تعریف میں مختلف اقوال ہیں۔ صحیح تر یہ ہے کہ صحابی وہ جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا شرف صحبت میسر ہو۔ اور ایمان پر ہو۔ حافظ عراقیؒ الفیہ میں فرماتے ہیں۔

رائی النبیؐ مسلماً ذو صحبۃ۔ قیل الاذان طال ام قصرت

فتح المغیث ص۲۶۵

صحابہ کی تعداد

صحابہؓ کی صحیح تعداد کا فیصلہ کرنا مشکل امر ہے کیونکہ

Marfat.com

کے زمانہ مبارک میں مردم شماری کا دستور نہ تھا۔

محدثینؒ نے حدیث کی کتابوں کے تتبع اور استقراء سے اپنی اپنی تحقیق کے مطابق جو تعداد معلوم کر سکے اُس کی تصریح فرمائی ہے۔ اس وجہ سے صحابہ کرام کی تعداد میں مختلف اقوال ہیں۔

حافظ ابو عمرو کی استیعاب مع ذیل ابن فتحون میں جن صحابہ کرام کا تذکرہ ہے۔ اُن کی تعداد مندرجہ ذیل ہے۔

تعداد ——————— ۳۵۰۰

اصابہ لابن حجرؒ کے مطابق تعداد ——————— ۵۰ یا ۷۵۴۰

حافظ ذہبیؒ کے خیال کے مطابق ——————— ۸۰۰۰۔

حافظ ابو زرعہؒ کے نزدیک ——————— ۱۱۴۰۰۰

یہ تعداد استقرائی ہے حقیقی نہیں ہے۔

وما یعلم جنود ربک الا ھو

صحابہ کی عدالت

اہل سنت والجماعت کے نزدیک تمام صحابہ عدل ہیں چنانچہ مشہور ہے

"الصحابہ کلھم عدول"

قال الفاضل اللکھنوی بعد سرد الاقوال الراجحۃ التی سردھا

والذی ذھب الیہ جمھور اھل السنت وارجحیۃ نقاد

اھل الحدیث والمتکلمین وغیرھم ھو ان الصحابۃ کلھم

عدول کبیرھم وصغیرھم قبل زمان الفتن وبعدہ سواء

کان من الداخلین فی الفتن او من غیر الداخلین لرؤیۃ

الادلة العقلية والنقلية على حجية خبر الواحد

عدالت کا مطلب

عدالت کا معنی معصوم عن الخطاء نہیں بلکہ بغیر بحث وتفحیص کے روا
حدیث کا قبول کرنا ہے۔

قال ابن الانباری لیس المراد
بعدالتھم ثبوت العصمۃ لھم
واستحالۃ المعصیۃ منھم وانما
المراد قبول ما یاتیھم من غیر
تکلف البحث عن اسباب العدالۃ
وطلب التزکیۃ لان ثبت قادح
ولم یثبت

عدالت سے مراد معروف معنی نہیں کہ
صرف عدالت فی روایۃ الحدیث مراد
ہے یعنی روایت میں جھوٹ سے بچے حا
احتراز کرنا اوسان کی روایت کو اسباب
عدالت کی چھان بین کے بغیر قبول کرنا
الا یہ کہ کوئی امر خلاف عدالت ان سے ای
صادر ہو جو منافی ایسی عدالت کے ہو لیکن ا
کوئی امر ان سے سرزد نہیں ہوا۔

(صحابہ کی عدالت کے دلائل)

صحابہ کرام کی عدالت میں ایک قلیل گروہ کو کلام ہے۔ لیکن قرآن حکیم
میں عموماً تمام صحابہ کے فضائل کی تصریح ہے۔
منجملہ اُن آیات کے یہ آیات ہیں۔

۱- فان آمنوا بمثل ما آمنتم (پارہ اوّل) سو اگر وہ بھی ایمان لائیں جس طر
بہ فقد اھتدوا — لائے۔ ہدایت پائی انہوں نے بھی

۲- وکذالک جعلنکم امۃ — اور اسی طرح کیا ہم نے تم کو امت
وسطا لتکونوا شھداء علی الناس — تاکہ ہو تم گواہ لوگوں پر

(پارہ دوم)

Marfat.com

۳۔ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم تراھم رکعاً سجداً یبتغون فضلاً من اللہ ورضوانا

(سورۃ فتح)

اور جو لوگ اس کے ساتھ ہیں زور آور ہیں کافروں پر۔ نرم دل ہیں آپس میں تو دیکھیں ان کو رکوع اور سجدہ میں ڈھونڈتے ہیں اللہ کا فضل اور اس کی خوشی ۱۲

۴۔ والسابقون الاولون من المھاجرین والانصار والذین اتبعوھم باحسان رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ

(پارہ گیارہ)

اور جو لوگ قدیم ہیں سب سے پہلے ہجرت کرنے والے اور مدد کرنے والے اور جو انکے پیرو ہوئے نیکی کے ساتھ اللہ تعالیٰ راضی ہوا ان سے اور وہ راضی ہوئے اس سے ۱۲

ان آیات میں اللہ تعالےٰ نے جو علیم اور خبیر ہے۔ قیامت تک کے لئے جس کا علم ذرہ ذرہ پر حاوی ہے۔ تمام صحابہؓ کی فضیلت بیان فرمائی ہے۔ اور اپنی رضامندی کی بشارت دی ہے۔

عام دنیائے انسانیت کے لئے ان کو نمونہ اور حجت قرار دیا ہے۔ اگر وہ اس قابل نہ ہوتے یا معاذ اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد انہوں نے منافق ہو جانا تھا تو خدا تعالیٰ جس کا علم محیط اور کامل ہے قرآنِ حکیم میں ان کو یہ اعلیٰ مقام کیوں عطا فرماتا۔

انجیل کی وہ پیشگوئی جس میں یہ ذکر فرمایا گیا کہ فارقلیط دس ہزار قدسیوں کی جماعت کے ساتھ فاران کی چوٹی پر آئے گا۔ اس کا مصداق اور کون ہو سکتا ہے۔ یہ پیشگوئی بالاتفاق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں ہے۔ تو دس ہزار قدسیوں کی جماعت کے مصداق صحابہؓ کرام ہیں۔ کیونکہ سنہ فتح مکہ کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صحابہ کرامؓ کی یہی تعداد ساتھ تھی۔

Marfat.com

انہیں نقلی دلائل ہیں عقلی دلائل کا کافی مواد [illegible]
دلائل ہیں۔

صحابہؓ کا زمانہ

صحابہ کرام رضی کا مبارک زمانہ ابتداء ہجرت سے شروع ہو کر پہلی صدی کے آخر تک ختم ہو گیا اور اس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ معجزانہ پیشگوئی پوری ہوئی جو ان الفاظ میں فرمائی تھی۔

فان رأس مأئة سنة لا یبقی ممن هو الیوم علی ظهر الارض احدٌ

جو لوگ آج روئے زمین پر موجود ہیں ان میں سے سو سال کے بعد باقی کوئی نہیں رہے گا۔

سب سے آخر میں وفات پانے والے صحابی ابو الطفیل عامر بن واثلہ ہیں جنہوں نے ۱۱۰ھ میں مکہ معظمہ میں وفات پائی ہے۔ مقدمہ ابن الصلاح مع الشرح ص ۲۷۰

(تابعی کی تعریف)

نقادِ حدیث کے نزدیک تابعی کی تعریف یہ ہے۔

التابعی هو کل مسلم لقی صحابیاً — تابعی ہر وہ مسلمان ہے جس نے صحابی سے ملاقات کی ہو۔

حافظ الزین العراقی الفیہ میں فرماتے ہیں

فالتابع اللاقی لنا قد صحبا۔ وکذا المخطیب حد ان یصبا

محضرمین

صحابہؓ اور تابعین کے درمیان ایک اور جماعت ہے جن کو محضرمین

محضرین کا لقب دیتے ہیں یہ وہ افراد ہیں جنہوں نے جاہلیت اور اسلام دونوں کا زمانہ پایا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا۔

ان کی تعداد بیس[۲۰] ہے۔

المحضرم هو الذی ادرک الجاهلیة وزمان النبی صلی الله علیه وسلم ولم یره وعدادهم مشروون نفساً مقدمہ مع الشرح ص۲۷۹

محضرم وہ شخص ہے جس نے زمانہ جاہلیت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا ہو لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ نہ سکا ہو۔ انکی تعداد بیس ہے۔

(صحابیت کے جھوٹے مدعی)

سربات المعروف سربانک الہندی شاہ قنوج

اس نے بھی صحابیت کا دعویٰ کیا۔ اسحاق بن ابراہیم طوسی کے قول کے مطابق جب یہ اس سے ملا تو پوچھا۔

کم اتی لک قال تسع مأته و خمس وعشرون سنةً

تیری کتنی عمر ہے جواب دیا کہ نو سو پچیس سال ہے۔

اس کا دعویٰ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ذیلِ صحابہؓ کے ذریعہ ایک تحریری دعوت نامہ ارسال فرمایا تھا۔

حضرت حذیفہؓ۔ اسامہ بن زیدؓ اور سفینہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مشہور غلامؓ۔ ابوموسیٰ اشعریؓ۔ صہیب رومیؓ جب دعوت نامہ ملا۔

فاسلم وقبل کتابه صلی الله علیه وسلم یقول رأیت النبی صلی الله علیه وسلم بمکة مرتین وبالمدینة مرتة قلت علیه رسول من

اسلام قبول کیا اور نامہ مبارک آنکھوں سے لگایا اور کہا تھا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ معظمہ میں دو مرتبہ۔ مدینہ منورہ میں ایک دفعہ

ملک الحبشہ - لسان المیزان ص ۱۱ ج ۲ دیکھا جگہ جگہ سے
باب من اسم سربانک بن کر حاضر ہوا۔

اس کی موت ۳۳۶ھ میں ہوئی ہے۔

الذہبی تجرید میں لکھتے ہیں۔

هذا کذب واضح — یہ جھوٹ واضح ہے

رتن الھندی

حافظ ابن حجرؒ اس کا تعارف ان الفاظ میں کرتے ہیں۔

وما ادراک ما رتن۔ شیخ دجال — تو جانتا ہے کہ رتن کون ہے؟ بلاشک وہ
بلاریب ظہر لعد التتمأ تہ سنۃ — فقط ایک بوڑھا مکار ہے۔ جس نے چھ سو
فادعی الصحبۃ۔ والصحابۃ لا — سال کے بعد صحابی ہونے کا جھوٹا دعویٰ کیا
یکذبون۔ — ہے حالانکہ صحابہؓ جھوٹے نہیں ہوتے۔

اس نے چالیس حدیثیں روایتیں کی ہیں۔ اس کا آخری روایت فی الحدیث
کا شاگرد علی بن مظفر الوداعی ہے۔

اس کا دعویٰ ہے کہ میں زفاف فاطمہؓ اور غزوۂ احزاب میں خندق کھودنے
میں شریک تھا۔ اس کا شجرہ نسب یہ ہے۔

خواجہ رتن بن ساھون بن چگندیق — حافظ ابن حجرؒ نے اس کے حال میں
الھندی وقیل ھات ۶۳۲ھ — ایک مستقل جزو تصنیف کی
لسان المیزان لابن حجر ص ۴۵ ج ۲ عنوان ہے من اسم رتن

قیس بن تمیم الطائی

یہ بھی ایک مدعی صحابیت ہے۔

اس نے عائشہؓ کو گیلان میں صحابیت کا دعویٰ کیا ہے۔

Marfat.com

حابی ہونے کا واقعہ یوں بیان کرتا تھا۔ کہ ہم چار سو پچاس آدمی تجارت کے
ئے گئے تھے۔ راستہ میں اکیلے حضرت علیؓ مل گئے۔ انہوں نے ہم پر تین حملے یکے
بعد دیگرے کئے اور ہر حملہ میں ننوے سے زیادہ ہمارے آدمی قتل ہوئے آخر ہماری
تعداد ترا سی ۸۳ رہ گئی تو امان طلب کی۔ امان مل گئی اور حضرت علیؓ ہم کو حضور صلی
اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائے۔ جب حاضر ہوئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم
رہ کا مالِ غنیمت تقسیم فرما رہے تھے۔ میں آپ کے سامنے بیٹھ گیا۔ میری عمر اس
وقت چھبیس سال کی تھی۔ اس وقت میں نے یہ حدیث سنی من شم اولاد احمر
حمل علی فقد جفانی۔ اس کے قول کے مطابق بعد ازیں پچپن سال طبرستان
میں سکونت کی پھر گیلان میں ننانوے ۹۹ سال سکونت۔ یہ چالیس حدیثیں
روایت کرتا تھا۔

جعفر بن نسطور رومی

یہ بھی گذشتہ قبیلہ کا ایک فرد ہے۔ اس نے بھی سنہ ۳۰ھ میں صحابیت
دعویٰ کیا اور کہا ہے کہ غزوۂ تبوک میں شریک تھا۔ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سوار تھے۔ آپ کے ہاتھ سے کوڑا گر گیا۔ میں نے گھوڑے سے اتر کر
کوڑا پیش کیا تو آپ نے میرے لئے درازی عمر کی دعا دی اور فرمایا۔

قد مدّ اللّٰہ عمرک مداً — اللہ تعالےٰ تیری عمر کو لمبا کرے
عشت بعد لا صلی اللہ علیہ و — آپ کے بعد میں تین سو بیس
سلم ثلاث مأتہ وعشرین سنۃً — سال تک زندہ ہوں۔
ما شوثلاث مأتہ دا ربلغین ۳۲۰ سنۃ

نسان وغیرہ من اسم جعفر

عثمان بن خطاب المغربی۔

یہ بھی اسی خاندان کا ایک فرد ہے۔

Marfat.com

اس نے بھی تین سو سال کے بعد تابعیت کا دعویٰ کیا اور یہ کہ میں حضرت علیؓ کی حمایت کرنے کا دعویٰ بھی کیا۔ خلافت صدیقی میں حلول کا دعویٰ دار ہوا۔

ناقدینِ حدیث نے اس کو جھوٹا قرار دیا ہے۔ اور اس کی مرویات کو رد کر دیا ہے۔

ظهر على اهل بغداد حدث تبلغ حياؤ بعد الثلاث مائة عن علیؓ وكذبوا انتقادون

بغداد میں ظاہر ہوا جو تین سو سال کے بعد بوجہ قلتِ حیاء حضرت علیؓ سے روایت کیں لیکن ناقدین حدیث نے اسکو جھٹلا دیا

اس کی موت ۳۲۷ھ میں ہوئی ہے۔ اصل اس کا اصلی نام ابو عمر علی بن عثمان خطاب تھا۔ جب حج پہ گیا تو لوگوں کا انبوہِ کثیر اور ہجوم اس کے ارد گرد جمع ہو گیا۔ اس کا دعوے تھا کہ میں نے خلفاء اربعہ کو دیکھا ہے اور حضرت علیؓ سے تیرہ حدیثیں معروفۃ الاسناد مقلوب اسناد سے روایت کیں۔

قیروان میں اس وقت اس کی عمر اس کے دعوے کے مطابق تین پچاس ۳۵۰ سال کی تھی۔ لسان المیزان صفحہ ۱۳۵ من اسم عثمان

Marfat.com

(فقہا سبعہ)

اکابر تابعین میں سے فقہاء سبعہ (سات فقہیہ) ہیں اور اُن کے نام یہ ہیں -

۱- سعید ابن مسیّب ۲- قاسم بن محمد ۔ ۳- عروہ
۴- خارجہ بن زید ۵- ابو سلمہ بن عبد الرحمن ۔ ۶-
عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ ۷- سلیمان بن یسار۔

ابو سلمہ کے متعلق اختلاف ہے۔ اکثر علماء حجاز کے نزدیک ساتویں ابو سلمہ ہیں - عبد اللہ ابن مبارک کے نزدیک سالم بن عبد اللہ بن عمر ہیں -
ابو الزناد کے نزدیک ابو بکر بن عبد الرحمٰن ساتویں فقیہ ہیں - یہ اختلاف تفصیلاً فتح المغیث ص۲۷۴ پر ملاحظہ فرمائیں -

چار ائمہ مجتہدین

نام امام	ولادت	وفات
۱- الامام الائمہ ابو حنیفہؒ	۸۰ھ	۱۵۰ھ
۲- امام مالکؒ	۹۳ھ	۱۷۹ھ
۳- امام شافعیؒ	۱۵۰ھ	۲۰۴ھ
۴- امام احمد بن حنبلؒ	۱۶۴ھ	۲۴۱ھ

حضرت ابو طفیلؓ آخری صحابی ہیں - جن کی وفات ۱۱۰ھ میں ہوئی ہے امام ابو حنیفہ کی ان سے ملاقات قرینِ قیاس کیا بلکہ یقینی امر ہے - اور حافظ ابن حجرؒ اور حافظ ذہبیؒ اور سیوطیؒ کی رائے کے مطابق رؤیت

بالاتفاق ثابت ہے۔ اختلاف صرف روایت میں ہے۔

(ائمہ ستہ کا سنِ ولادت و وفات)

نام	ولادت	وفات
۱- امام بخاریؒ	۱۹۴ھ	۲۵۶ھ
۲- امام مسلمؒ	۲۰۶ھ	۲۶۱ھ
۳- امام ابوداؤدؒ	۲۰۲ھ	۲۷۵ھ
۴- امام نسائیؒ	۲۱۴ھ	۳۰۳ھ
۵- امام ترمذیؒ	۲۰۹ھ	۲۷۹ھ
۶- امام ابن ماجہؒ	۲۰۹ھ	۲۷۳ھ

(صحاح ستہ کا تعین)

جمہور محدثینؒ کے نزدیک صحاح ستہ سے ذیل کی چھ کتابیں مراد ہیں۔

صحیح بخاری۔ صحیح مسلم۔ جامع ترمذی۔ سنن ابی داؤد
سنن نسائی۔ سنن ابن ماجہ

حکیم الامت حضرت شاہ ولی اللہؒ مؤطا امام مالک کو بجائے ابن ماجہ کے چھٹی کتاب صحیح شمار کیا ہے۔ کیونکہ ابن ماجہ میں چند ایسی حدیثیں ہیں۔ جن پر صحت کا اطلاق مشکل ترین امر ہے۔

محدثینؒ جس جگہ صحیحین و شیخین کے الفاظ استعمال کرتے علی الترتیب صحیح بخاری و صحیح مسلم اور ان کے مصنفین مراد

Marfat.com

ہیں۔

اور جہاں "رواہ الاربعۃ" کا جملہ استعمال کرتے ہیں۔ اس سے مراد جامع ترمذی۔ سنن ابی داؤد۔ سنن نسائی۔ سنن ابن ماجۃ ہوتی ہیں۔

(حدیث کی کتابوں کے طبقات)

حکیم الامت حضرت شاہ ولی اللہ قدس سرہ نے حجۃ اللہ البالغہ میں کتب حدیث کے چار طبقے مقرر فرمائے ہیں۔

پہلا طبقہ ۔ مؤطا امام مالکؒ ۔ صحیح بخاری ۔ صحیح مسلم

دوسرا طبقہ ۔ جامع ترمذی ۔ سنن ابی داؤد ۔ سنن نسائی ۔ مسند احمد۔

تیسرا طبقہ ۔ مسند امام شافعی۔ سنن ابن ماجۃ ۔ مصنف عبدالرزاق مصنف ابن ابی شیبہ ۔ سنن دار قطنی ۔ کتب امام طحاوی ۔ کتب بیہقی وغیرہ

چوتھا طبقہ :۔ مذکورہ بالا کتابوں کے علاوہ باقی حدیث کی تمام کتابیں۔

چھ کتابوں پر صحاح کا اطلاق

ان چھ حدیث کی کتابوں پر صحیح کا اطلاق از قبیل تغلیب ہے ورنہ صحیح بخاری جو اعلیٰ درجہ کی صحیح کتاب ہے۔

سنن ابن ماجۃ تک کی بعض بعض احادیث کے راویوں میں محدثین نے کلام فرمایا ہے۔

امام بخاریؒ کے اسّی راوی ایسے ہیں۔ جن میں امام بخاریؒ امام مسلمؒ سے منفرد ہیں۔ اور وہ "مسلم فیہ" ہیں

Marfat.com

امام مسلمؒ جن راویوں میں منفرد ہیں - وہ چھ سو بیس ۶۲۰ ہیں۔
ان میں متکلم فیہ ایک سو ساٹھ ۱۶۰ ہیں۔
اسی بناء پر حکیم الامت حضرت شاہ ولی اللہؒ موطا امام مالک کو صحیحین پر ترجیح دیتے ہیں۔

صحاح کے نثارحین نے اپنی اپنی کوشش کے مطابق مدافعت کا مقدور بھر حق ادا فرمایا ہے۔ امام دارقطنیؒ نے جو اعتراضات امام بخاریؒ پر کئے ہیں ان کے جوابات نثارحین بخاری بالخصوص حافظ ابن حجرؒ نے فتح الباری کے مقدمہ میں دیئے ہیں۔ مگر چند احادیث پر جو اعتراضات تھے۔ اُن کا جواب باوجود بڑی کوشش کے تسلی بخش نہیں دے سکے۔ تو لازماً تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ ان چھ کتابوں کی تمام احادیث پر صحاح کا حکم تغلیبی ہے۔

حضرت شاہ عبدالعزیزؒ فرماتے ہیں۔

مراد ما از صحت آنست کہ مصنف	صحت سے ہماری مراد یہ ہے
التزام کند ایراد احادیث صحیحہ یا حسنہ	کہ مصنف نے ضروری قرار دیا ہے۔
وغیرآں۔ و در آنجا وارد نہ کند۔ مگر	کہ بغیر احادیث صحیحہ یا حسنہ کے
مقرون بہ بیان حال آں از	نہیں لائے گا۔ اگر لائیگا تو اس کا
ضعف و غرابت و علت و شذوذ	ضعف یا غرابت یا شذوذ یا علت
زیرا کہ ایراد ضعیف و غریب و معلول	کے ساتھ ذکر کرے گا۔ کیونکہ حال کے بیان
بہ بیانِ حال آں قدح نمی کند	کرنے کے بعد کوئی اعتراض وارد نہیں ہوتا

مجالہ نافعہ

بخاری و مسلم کی احادیث کی تعداد

بخاری کی تمام احادیث کی تعداد سات ہزار تین سو ننانوے ۷۲۹۹

مسلمؒ کی تعداد جو مجموعی ہے آٹھ ہزار ہے

بخاریؒ و مسلمؒ کی متفق علیہ حدیثیں دو ہزار دو سو ہیں۔

بخاریؒ و مسلمؒ کی وہ متفق علیہ حدیثیں جن سے احکام اخذ ہوتے ہیں۔ وہ دو ہزار حدیثیں ہیں۔

بخاری کی متابعات کی تعداد یا خلاف روایات تین سو چونتالیس ہیں

بخاری کی جملہ تعلیقات ایک ہزار تین سو اکتالیس ہیں۔

بخاری کی غیر مکرر حدیثوں کی تعداد چار ہزار ہے۔

مسلم کی غیر مکرر حدیثوں کی تعداد چار ہزار ہے

مؤطا کی آحادیث کی مجموعی تعداد بقول ابو بکر ابہریؒ ایک ہزار سات سو بیس حدیثیں ہیں۔

مؤطا کی مسند آحادیث کی تعداد چھ سو ہے۔

مؤطا کی مرسلات کی تعداد دو سو بائیس ہے۔

مؤطا کی موقوفات کی تعداد چھ سو تیرہ ہے۔

مؤطا میں تابعین کے اقوال دو سو پچاس ہیں۔

سنن ابی داؤد میں چار ہزار آٹھ سو ہیں (علامہ ذہبی)

(حدیث کی کتابوں کی قسمیں)

کتب آحادیث کے مقاصد و اغراض کے اعتبار سے چند قسمیں ہیں۔

جامع - جس میں ذیل کے علوم کا بیان ہو۔

تفسیر۔ عقائد۔ احکام۔ سیر۔ فتن۔ مناقب۔ آداب۔ علامت قیامت۔

Marfat.com

سنن - جس میں احادیث کو فقہی ترتیب پر جمع کیا گیا ہو۔
مسند - جس میں احادیث کو اصحابہ کی ترتیب پر جمع کیا گیا ہو۔
معجم - جس میں احادیث کو شیوخ و اساتذہ کی ترتیب سے جمع کیا گیا ہو۔

جزو - جس میں ایک شخص کی احادیث کو جمع کیا گیا ہو۔
رسالہ - جس میں ایک مسئلہ کی احادیث کو جمع کیا گیا ہو۔
اربعین - جس میں ایک یا مختلف ابواب کی چالیس احادیث کو جمع کیا گیا ہو۔

مستدرک - جس میں کسی سابق مصنف کی شرائط پر پوری پوری اترتی ہوئی - غیر مذکور احادیث کو یک جا کیا گیا ہو۔

(السابقون الاولون فی انواع التصانیف)

تصنیفات کے انواع کے نقش اوّل کے موجد"

حدیث کا اوّلین جامع

محمد بن مسلمؒ بن شہاب زہری المتوفی ۱۲۵ھ
علامہ سیوطیؒ فرماتے ہیں -

(اول جامع الحدیث والاثر - ابن شہاب آمرہ عمر
(مسند کا اوّلین جامع)
نعیم بن حماد الخزاعی المتوفی ۲۲۸ھ نے مسند تصنیف فرمائی
قال الذہبی فی التذکرۃ انہ اول من جمع المسند - توفی ۲۲۸ھ

(صحیح کا اولین جامع)

صحیح حدیثوں کا مجموعہ سب سے پہلے امام بخاریؒ المتوفی ۲۵۶ھ نے جمع فرمایا

(سنن کا اوّلین جامع)

سب سے اول حدیثوں کے مجموعہ کو فقہی ترتیب پر سلیمان بن اشعث ابوداؤد سجستانی المتوفی ۲۷۵ھ نے جمع فرمایا۔

وما عداھم کلھم عیال

(کیا تمام صحیح حدیثیں صحاح ستہ میں منحصر ہیں)

• تمام صحیح حدیثوں کو صحاح ستہ ہی میں منحصر یقین یا گمان کرنا غلط ہے۔ ان حضرات نے اپنی اپنی مساعی جمیلہ سے اپنی مقررہ شرائط کے مطابق صحیح روایات درج فرمائی ہیں۔

یہ مطلب ہرگز نہیں۔ کہ ان مندرجہ حدیثوں کے علاوہ باقی سب جھوٹی یا غیر صحیح ہیں۔ ایک خاص تعداد ایسی حدیثوں کی ان کے علاوہ بھی ہے۔ جو صحیح ہے۔ صحیح حدیثوں کے صحاح ستہ میں انحصار کا ایک ایسا دعویٰ ہے۔ جو بلا دلیل ہے۔ اور ہمیشہ تشنۂ تکمیل رہے گا۔

Marfat.com

پانزدہ رباعیات

امام بخاریؒ کے طالبِ حدیث کے لئے تمام ابواب
اور اختصار کے ساتھ پانزدہ رباعیات میں بیان فرمایا ہے
نے اسناد مسلسل کے ساتھ ان کو امام بخاریؒ تک پہنچایا ہے۔ یہ ان
رباعیات کو حافظ سیوطیؒ کے الفاظ میں درج کیا جاتا ہے

لما بلغت مبلغ الرجال تاقت نفسی الی طلب الحدیث
محمد بن اسمٰعیل البخاری واعلمته مرادی فقال لی یا بنی لا تنل
فی امر الا بعد معرفة حدوده ومرقوف علی مقادیره واعلم ان الرجل
لا یصیر محدثا کاملا فی حدیثه الا بعد ان یکتب الجامع الربع کا
مثل الربع فی ربع عن ربع یا ربع علی ربع عن ربع لان لکل من
الرباعیات لا تتم الا بارباع مع ارباع فاذا تمت کما ذکان علیه الر
واتقن یا ربع فاذا صیر علی ذالک اکرمه الله فی الدنیا یا ربع و
فی الاخرة یا ربع قلت له فسرلی رحمك الله ما ذکرت من
احوال هذا الرباعیات قال نعم اما الاربعة التی تحتها
کتبها هی اخبار الرسول صلے الله علیه وسلم وسننوا لنا
وتقادیرهم وتابعین واحوالهم وسائر العلماء ونوادر
مع اسماء رجالها وکناهم واسکنتهم وازمنتهم کالخطیب
الخطیب والدعاء مع الرسل والبسملة مع السورة والتکبیر
الصلوٰت مثل المسندات والمرسلات والموقوفات والمقطو
فی صغره وفی ادراکه وفی شبابه وفی کهولته عند تعلم
فراغه وعند فقره وعند غناه بالجمال والبحار والبلدان
والبراری فی کل الاحجار والاصداف والجلود والعظام

Marfat.com

الذی یمکنہ نقلہا الی الاوراق عمن ھو فوقہ وعمن ھو
مثلہ وعمن ھو دونہ وندوعن کتاب ابیہ یتیقن انہ بخط ابیہ
دون غیرہ لوجہ اللہ تعالیٰ طالبًا لمرضاتہ والعمل بما وافق
کتاب اللہ منہا ونشرھا بین طالبیہا والتالیف فی احیاء ذکرہ
بعدہ ثم لا تتم لہ ھذہ الاشیاء الاباربع بھی من کسب العبد
معرفۃ الکتاب واللغۃ والنحو والصرف مع اربع ھن من اعطاء
اللہ الصحۃ والقدرۃ والحرص والحفظ فاذا صحت لہ ھذہ الاشیاء
کان علیہ اربع الاھل والولد والمال والوطن وابتلی باربع شماتۃ
الاعداء وملامۃ الاصدقاء وطعن الجھلاء وحسد العلماء فاذا
صبر علی ھذا المحن اکرمہ اللہ تعالیٰ فی الدنیا باربع بحر القناعۃ
وبھیمۃ الیقین وبدلۃ العلم وبحیاۃ الابد واثابہ فی الاخرۃ
باربع بالشفاعۃ لمن اراد من اخوانہ وبظل العرش حیث
لا ظل الا ظلہ ولیسقی من اراد من حوض محمد صلے اللہ علیہ
وسلم وبجوار النبیین فی علی علیین فی الجنۃ فقد اعلمتک
یا بنی مجملًا جمیع ما کنت سمعت من مشائخی متفرقا فی ھذا
الباب فاقبل الاذن علی ما قصدتنی لہ - تدریب ص۱۳

خادم العلوم الدینیہ محمد اسلم غفرلہٗ

پتہ ثانی :- مولانا محمد امین الحق صاحب خطیب مسجد پراچگان،
خوشاب - ضلع سرگودھا (مغربی پاکستان)

Marfat.com

تقریظ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ - اما

ایک رسالہ جس میں علم حدیث اور اس کے متعلقہ فنون کے چند مسائل و مباحث کو قلم بند کیا گیا ہے۔ جناب محترم مولوی محمد مسلم صاحب رسالہ مذکورہ نے مجھے دکھایا۔ میں نے اس کے اہم مباحث اور چند مقامات کو دیکھا۔ اور ممدوح کو مشورے بھی دیئے۔ جناب موصوف کا مطالعہ وسیع ہے۔ اور محنت قابل تعریف۔ رسالہ میں کافی معلومات جمع کر دی گئی ہیں۔ جو مبتدی کے لئے بیحد مفید ہیں۔ اور منتہی بھی ان سے مستغنی نہیں۔ مؤلف کی استدعا پر میں نے ہادی الانام فی اصول الاحکام نام تجویز کیا ہے۔ جسے ممدوح نے پسند فرمایا۔

مقام مسرت ہے کہ اس زمانے میں جبکہ ذی اثر لوگوں کا ایک حلقہ حدیث کی اہمیت عوام کے دلوں میں کم کرنے پر تلا ہوا ہے بلکہ حدیث کی دشمنی پر کھلم کھلا اتر آیا ہے۔ ایسے پر آشوب زمانے میں جناب مولانا اس موضوع پر قلم اٹھایا۔ اور وقت کی ایک اہم شرعی ضرورت پوری کر دی۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء

خادم العلوم

مختار اللہ

المدعو شاہ میرک ملتانی

جامع الطرز میرکی

۱۲

جملہ حقوق محفوظ ہیں

107 (2)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَمَا اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا

جو تمہیں رسول دے لو اور جس سے منع کرے سو چھوڑ دو

مبادی الآثار

فی

اصول الاخبار

مرتبہ

محمد اسلم غفرلہٗ کوردھی علاقہ سون سکیسر

ضلع سرگودھا

خطیب جامع مسجد نیم والی اندرون لوہاری گیٹ لاہور

سنہ اشاعت

Marfat.com